



## قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا، جس سے اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ ان کے ساتھ ایسے گھوم رہا ہوگا، جیسے گدھا چکی کے چاروں جانب گھومتا ہے

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ان سے کہا گیا کہ آپ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے بات کیوں نہیں کرتے؟ لہذا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں ان سے تمہیں سنا کر یہی بات کروں گا؟ اللہ کی قسم میں نے ان سے تنہائی میں بات کی ہے، تاکہ کسی طرح کے فساد کا دروازہ نہ کھلے۔ میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں ہی فتنہ کا دروازہ کھولوں۔ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سننے کے بعد یہ بھی نہیں کہتا کہ جو شخص میرا حکمراں ہے، وہ سب لوگوں سے بہتر ہے: "قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا، جس سے اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ ان کے ساتھ ایسے گھوم رہا ہوگا، جیسے گدھا چکی کے چاروں جانب گھومتا ہے۔ ایسے میں سارے جہنمی اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے: اے فلاں! تیرے ساتھ ایسا کیسے ہوا؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ تو بھلائی کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا: یہ تو سچ ہے مگر میں دوسروں کو بھلائی کا حکم دیتا تھا اور خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوتا تھا۔ دوسروں کو برائی سے روکتا تھا اور خود اس کا ارتکاب کرتا تھا"

[صحیح] [متفق علیہ]

کسی نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ عثمان بن عفان کے پاس جا کر ان سے لوگوں کے درمیان رونما ہونے والے فتنہ کے بارے میں بات کیوں نہیں کرتے اور اس آگ کو بجھانے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ جواب میں انہوں نے کہا کہ انہوں نے ان سے بات تو کی ہے، لیکن رازداری کے ساتھ۔ تاکہ مصلحت حاصل ہو جائے اور کوئی فتنہ سر نہ اٹھائے۔ وہ کہنا یہ چاہتے تھے کہ وہ لوگوں کے سامنے کھل کر حاکموں کی نکیر نہیں کرنا چاہتے، تاکہ خلیفہ کے خلاف زبان درازی کی نوبت نہ آئے۔ کیوں کہ اس سے فتنہ اور برائی کا دروازہ کھلے گا اور وہ نہیں چاہتے کہ یہ دروازہ سب سے پہلے ان کے ہاتھ سے کھلے۔ اس کے بعد اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ امرا کو تنہائی میں نصیحت کرتے ہیں اور کسی کی چابلوسی نہیں کرتے کہ منہ پر ان کی غلط تعریف کریں۔ چاہے امیر ہی کیوں نہ ہو۔ یہ طرز عمل انہوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سننے کے بعد اختیار کیا کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ جہنم کی آگ اتنی تیز ہوگی کہ گرنے کے ساتھ ہی اس کے پیٹ سے انتڑیاں نکل کر باہر آجائیں گی۔ ایسے میں وہ شخص اپنی انتڑیوں کے ساتھ ایسے چاروں طرف گھوم رہا ہوگا، جیسے گدھا چکی کے چاروں طرف گھومتا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر جہنمی اس کے اردگرد حلق بنا کر جمع ہو جائیں گے اور اس سے پوچھیں گے کہ اے فلاں! کیا تم ہمیں بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکا نہیں کرتے تھے؟ وہ جواب دے گا: یہ سچ ہے کہ میں تمہیں بھلائی کا حکم دیتا تھا، لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ میں برائی سے روکتا تھا، لیکن خود اس میں ملوث ہو جایا کرتا تھا۔



النجاة الخيرية  
ALNAJAT CHARITY

